Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم الاربعاء

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۶ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ - ۱۳ شہادت ۱۳۵۹ہش ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء | نمبر ۸۴

جماعت احمدیہ کی اٹھویں مجلس مشاورت کی تفصیلی روداد

آخری اجلاس ۳۰ مارچ ۱۹۸۰ء

آخری قسط

ایجنڈا کی تجاویز ۴ و ۵

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے محترم رانا محمد خان صاحب صدر سب کمیٹی تعلیم و اصلاح وارشاد نے ایجنڈا کی تجاویز ۴ و ۵ پیش کیں۔ یہ تجاویز شوریٰ میں کسی مشورہ کے لئے نہیں بلکہ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے ایجنڈا میں رکھی گئی تھیں۔ اس لئے محترم رانا صاحب نے یہ تجاویز پڑھ کر سنا دیں۔ تجاویز کی عبارت یہ ہے۔

تجویز ۴۔ "احمدی لڑکے اور لڑکیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق بہت سی دقتیں پیش آرہی ہیں۔ خصوصاً زیادہ تعلیم یافتہ لڑکیوں کے متعلق یہ دقت اکثر پیش آتی ہے اس لئے اس دقت کو دور کرنے کی زیادہ منظم اور مؤثر کوشش کی جائے۔"

تجویز ۵۔ "پاکستان کی ہر جماعت اپنے ہاں مسجد بنائے۔ جو جماعتیں اس کی استطاعت نہیں رکھتیں ان کی مالی امداد کی جائے تاکہ تمام جماعتوں میں اپنی مسجدیں بن سکیں۔"

ایجنڈا کی تجویز ۳

اس کے بعد محترم رانا محمد خان صاحب صدر سب کمیٹی تعلیم و اصلاح وارشاد نے ایجنڈا کی تجویز ۳ پیش کی جو یہ ہے۔

"تبلیغ اسلام اور جماعتی تربیت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر جماعتی عہدیداران مثلاً امراء اضلاع اور صدر صاحبان اپنی نرینہ اولاد میں سے کم از کم ایک بچے کو ضرور وقف کریں۔ اس سے احباب جماعت میں بھی اپنے بچوں کی زندگیاں وقف کرنے کا رجحان بڑھے گا۔ انشاء اللہ۔"

سب کمیٹی کی رائے یہ تھی کہ "وقف زندگی کی ضرورت اور اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اس تحریک کو جماعت کے کسی خاص طبقہ یا حصہ سے مخصوص کرنا مناسب نہیں۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر جملہ افراد جماعت کو اس بارہ میں مسلسل تحریک کی جاتی رہنی چاہیئے کہ وہ اپنے ذہین اور ہونہار بچوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ تاکہ غلبہ اسلام کی مہم میں ہر احمدی خاندان حصہ لینے کی سعادت حاصل کر سکے۔ نیز اس تحریک کی رو سے تبلیغ کے لئے واقفین زندگی اور دیگر مبلغین کرام اپنے دوروں میں اس امر کی خصوصی تحریک مسلسل کرتے رہیں۔ علاوہ ازیں وقف زندگی اور خدمت اسلام کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ کے ارشادات یکجا مرتب کر کے جماعت میں شائع کئے جائیں۔"

محترم مرزا عبدالحق صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے فرمایا جو احباب اس تجویز کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہیں وہ اپنے نام لکھوا دیں۔

محترم مرزا صاحب کے ارشاد پر مندرجہ ذیل احباب نے اپنے نام لکھوائے اور پھر باری باری مائیک پر آکر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ابھی گردوں میں انفکشن ہے اور ضعف ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے مولیٰ کریم شافی مطلق کے آستانے پر جھکے رہیں کہ رحیم و رحمان خدا ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ الودود کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا کرے۔ آپ کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور روح القدس سے آپ کی تائید فرماتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے، الحمد للہ حضرت سیدہ موصوفہ آج صبح چند روز کے لئے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت، وسلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

خاکسار کو ۱۰ اپریل کی رات کو سردی لگ کر تیز بخار ہوگیا جو ۱۰۵ درجہ تک تھا اب گردے اور سینے میں انفیکشن بھی ثابت ہوئی ہے۔ پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

بشارت الرحمن ناظر تعلیم۔ ربوہ

محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمود احمد صاحب بٹالوی حال عبدالکریم روڈ قلعہ گوجر سنگھ لاہور کا ایک میجر اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اپریشن کامیاب ثابت ہو۔ اور اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

عبدالرحمن شاکر پنشنر صدر انجمن احمدیہ

دعائے خاص کی درخواست

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا)

انشاء اللہ ۱۶ اپریل کو میری بیٹی عزیزہ امۃ المتین کا پتہ کا اپریشن سی ایم ایچ راولپنڈی میں ہوگا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب فرمائے۔ کسی قسم کی پیچیدگی پیدا نہ ہو اور ہر قسم کے دکھ تکلیف سے اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و رحم سے محفوظ رکھے آمین

---

۳۰ اپریل / شہادت یاد رکھیں

۳۰ اپریل / شہادت کو جماعت کے بجٹ ختم ہو رہے ہیں۔ عہدیداران سے گزارش ہے کہ اس عرصہ میں دعائیں کرتے ہوئے چندہ جات کی وصولی کے انتہائی کوشش فرمائیں اور مخلصین جماعت سے گزارش ہے کہ از راہ کرم ۳۰ شہادت / اپریل سے قبل چندہ عام حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کے بقایا جات ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
۱۳ر شہادت ۱۳۵۹ ہش
۲۶ر جمادی الاول ۱۴۰۰ھ

عظیم رُوحانی انقلاب اور اُس کا ایک خاص پہلو

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی ہستی کا ایک زبردست ثبوت یہ دیا ہے کہ جب اُس کے بندے اُسے پکارتے اور اُس سے اپنی حاجت براری کے لئے دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی پکار کو سُنتا ہے اور سُنتا ہی نہیں بلکہ اُن کی پکار کا جواب بھی دیتا ہے یعنی ان سے کسی نہ کسی شکل میں ہمکلام ہوتا ہے اور ان کی دعا کو قبول کر کے ان کی مراد انہیں عطا کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کے اس ثبوت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ" (البقرہ آیت ۱۸۷)

ترجمہ: جب (میرا کوئی) پکارنے والا (بندہ) مجھے پکارتا ہے تو میں اُس کی پکار کا جواب دیتا ہوں (اور اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں)

اُجِیْبُ کے لفظ میں دعا کا سننا اس کا جواب دینا اور اُسے قبول کرنا تینوں باتیں شامل ہیں سو از روئے قرآن مجید خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک زبردست ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کی دعائیں سُنتا اور قبول کرتا ہے اور اگر از رُوئے مصلحت چاہے تو رؤیا کشوف اور الہام کے ذریعہ اپنے خاص بندوں کو دعاؤں کی قبولیت سے قبل از وقت اطلاع بھی دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا مجیب ہونا اُس کی ہستی کا ہی ثبوت نہیں بلکہ اس کے احد ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے اور اس لئے دلالت کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے خود اپنے مجیب ہونے کو اپنی توحید کے ایک ثبوت کے طور پر پیش کیا ہے اور وہ اس طرح کہ اُس نے صاف فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو اس کے (یعنی اللہ کے) سوا بعض دوسری ہستیوں کو معبود خیال کر کے یا خدا کی خدائی میں انہیں شریک گردان کر انہیں اپنی حاجت روائی کے لئے پکارتے ہیں۔ وہ ہستیاں یہ قدرت اور طاقت ہی نہیں رکھتیں کہ وہ اُن کی پکار کو سنیں، ان سے ہم کلام ہو کر اُن کی پکار کا جواب دیں اور پھر ان کی دعا کو قبول کر کے ان کی حاجت روائی بھی کریں۔ یہ صرف اور صرف خدائے واحد ہی کی ذات ہے جو بندوں کی دعاؤں کو سنتی اور ان کا جواب دیتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے مجیب ہونے کو اپنی توحید کے ایک ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"لَہٗ دَعْوَۃُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَھُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا کَبَاسِطِ کَفَّیْہِ اِلَی الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاہُ وَمَا ھُوَ بِبَالِغِہٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ۝"

(الرّعد۔ آیت ۱۵)

ترجمہ: صرف اُسی کا (اللہ کا) حق ہے کہ اُسے پکارا جائے اور جن ہستیوں کو وہ اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان (کی دعا) کا کوئی جواب نہیں دیتے۔ (ہاں) مگر (ان کا خدا کے سوا معبودانِ باطلہ سے دعا مانگنے کا فعل) اُس شخص کی طرح ہے جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلا رہا ہو تا کہ وہ (پانی) اُس کے منہ تک پہنچ جائے لیکن وہ اس تک کبھی نہیں پہنچے گا اور کافروں کی دعا ضائع جائے گی۔

اللہ تعالیٰ نے معبودانِ باطلہ کے کبھی پکار کا جواب نہ دے سکنے پر اتنا حصر کیا ہے کہ یہاں تک فرمایا ہے کہ وہ قیامت تک بھی کبھی پکار کا جواب نہیں دے سکتے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

"وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗٓ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھُمْ عَنْ دُعَآئِھِمْ غٰفِلُوْنَ ۝"

(الاحقاف۔ آیت ۶)

ترجمہ: اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اللہ کے سوا ان (ہستیوں) کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی پکار کا جواب نہیں دے سکتیں۔ بلکہ وہ (ہستیاں) ان کی دعاؤں سے بالکل بے علم ہیں۔

ان سب آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مجیب ہونا اس کی ہستی اور اس کی توحید کے ایک زبردست ثبوت کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسے مختلف پیرایوں میں بار بار بیان کیا ہے۔ مثال کے طور پر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی غیر حاضری میں سامری نے بنی اسرائیل کو گمراہ کیا اور ایک بچھڑے کی شکل کا بُت بنا کر ان سے یہ کہا کہ یہ تمہارا بھی اور موسیٰ کا بھی خدا ہے اس لئے اُس کی پرستش کرو اور وہ گمراہ ہو کر اس کی پرستش کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فعل کو حماقت قرار دیتے ہوئے یہی فرمایا کہ انہوں نے یہ کبھی نہ دیکھا کہ وہ جس کی پرستش کر رہے ہیں وہ تو اُن کی بات کا جواب ہی نہیں دے سکتا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"اَفَلَا یَرَوْنَ اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْھِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا یَمْلِکُ لَھُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۝" (طٰہٰ آیت ۹۰)

ترجمہ: (بے شک سامری اور اس کے ساتھیوں نے ایسا کیا) کیا وہ (یعنی بنی اسرائیل) خود نہیں دیکھتے تھے کہ وہ بچھڑا ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا اور نہ ان کو کوئی ضرر پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع پہنچا سکتا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کا مجیب ہونے کی حیثیت میں اپنے بندوں سے ہمکلام ہونا اور ان کی دعاؤں کو قبول کر کے اُن کی مرادیں انہیں عطا کرنا اُس کی ایک بنیادی صفت ہے جو لوگوں کے خود ساختہ معبودانِ باطلہ میں سرے سے مفقود ہوتی ہے۔ وہ یہ قدرت ہی نہیں رکھتے کہ لوگوں کی دعاؤں کو (جب وہ انہیں پکاریں) سنیں اور ان کی حاجت روائی کریں اور ان کی پکار کا جواب دیں۔ خدا تعالیٰ کی یہ صفت بھی اس کی غیر محدود دوسری صفات کی طرح کبھی معطل نہیں ہو سکتی۔ اگر خدا تعالیٰ کو مجیب نہ مانا جائے یعنی یہ سمجھ لیا جائے کہ وہ نہ سنتا ہے نہ بولتا ہے اور نہ دعا کا جواب دیتا ہے تو پھر اُس کی حیثیت ایک خیالی بُت سے زیادہ نہ رہے اس کا نتیجہ تو یہی نکلے گا کہ لوگوں کے خود ساختہ معبودانِ باطلہ اور ایسے گونگے اور بہرے خدا کے تصور میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں رہتا دونوں ہی بندوں کی دعائیں سننے اور اُن کا جواب دینے سے عاری ہیں۔ اسلام کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کو ایک مجیب اور ناطق خدا کی طرف دعوت دیتا ہے اور پھر اُس کے ساتھ اُن کا براہ راست تعلق قائم کر دکھاتا ہے۔ وہ ان کی دعائیں سنتا اور ان کا جواب دیتا ہے اور ان کی دعائیں قبول کر کے انہیں ان کی مرادیں عطا کرتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے سے اسلام کا یہ خصوصی امتیاز پوری شان کے ساتھ پھر بحال ہوا ہے۔ اور آپ کی بعثت سے جو انقلابِ عظیم رونما ہوا ہے اس کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ آپ نے اپنے متبعین کا اُس خدائے قادر و توانا سے زندہ تعلق قائم کر دکھایا ہے جو مجیب (و ناطق ہے)۔ آپ نے اپنے ذریعہ رونما ہونے والے انقلاب کی وضاحت کرتے ہوئے مجیب اور ناطق خدا کے ساتھ زندہ تعلق کو سب سے اول اور مقدم رکھا ہے چنانچہ آپ اس انقلاب کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اوّل یہ کہ اُن نشانوں کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے یہ ثابت کیا جاوے کہ مجیب اور ناطق خدا ہمارا ہی ہے جو ہماری دعاؤں کو سنتا اور ان کے جواب دیتا ہے اور یہ کہ دوسرے مذاہب کے لوگ جو خدا پیش کرتے ہیں وہ اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْھِمْ قَوْلًا کا مصداق ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بوجہ ان کے کفر اور بے دینی کے ان کی دعائیں وَمَا دُعَآءُ الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ۝ کی مصداق ہو گئی ہیں ورنہ خدا تعالیٰ تو سب کا ایک ہی ہے مگر ان لوگوں نے اس کی صفات کو سمجھا ہی نہیں پس یاد رکھو ہمارا خدا ناطق خدا ہے۔ وہ ہماری دعائیں سنتا ہے۔

ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہونا چاہیئے اور ان کو شکر کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو یونہی نہیں چھوڑا بلکہ ان کی ایمانی قوتوں کو یقین کے درجہ تک بڑھانے کے واسطے اپنی قدرت کے صدہا نشان دکھائے ہیں۔ کیا کوئی تم میں سے ایسا بھی ہے جو یہ کہہ سکے کہ میں نے کوئی نشان نہیں دیکھا۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ایک بھی ایسا نہیں جس کو ہماری صحبت میں رہنے کا موقع ملا ہو اور اس نے خدا تعالیٰ کا تازہ بتازہ نشان اپنی آنکھ سے نہ دیکھا ہو۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۸)

○

درخواست دعا

عزیزم مکرم قریشی مبارک احمد واقف زندگی مربی پاک پتن ضلع ساہیوال کافی دنوں سے بیمار چلا آرہا ہے۔ آج کل عزیز رخصت پر سکھر آیا ہوا ہے۔ علاج ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ عالیہ اور احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جو کہ شافی مطلق ہے عزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(قریشی عبد الرحمٰن امیر جماعتہائے احمدیہ سکھر و جیکب آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم کی برکات

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک ۱۸۴/۷۔آر ۵۔۰ م خاص ضلع بہاولنگر)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین شکل و صورت اور توانائی دے کر (احسنِ تقویم میں) پیدا کیا ہے اسے عقل و فہم اور فکر و دانش کی نعمت سے سرفراز فرمایا اور تفکر و تدبر اور خرد و حکمت کی دولت سے مالا مال کیا ہے ان عظیم الٰہی نعمتوں کی قدر کر کے ان سے فائدہ اٹھانا اور دوسروں کو فائدہ پہنچانا انہیں ضائع ہونے سے بچانا اور ان علم و حکمت کی صلاحیتوں کو سنوارتے نکھارتے اور بڑھاتے چلے جانا اور شکر گزار زندگی کرتے ہوئے ان نعماء کو رضائے الٰہی کے مطابق بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے خرچ کرنا ہی انسان کی خوش بختی و سعادت کی علامت ہے۔

علم کے معنی ہیں کسی چیز کو جاننا اور عالم وہ ہے جو کچھ جانتا ہو۔ علم (جاننے) کی کوئی حد بست نہیں۔ دنیا و مافیہا میں بے شمار چیزیں اور غیر محدود حقائق اور بھید ہیں

ع "کون پڑھ سکتا ہے سارا دفترِ ان اسرار کا"

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کائنات کے رموز کو سیکھنے، جاننے اور ان سے استفادہ کرنے کے لئے غور و فکر کی بار بار دعوت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک چیونٹی یا مچھر سے لے کر بڑے بڑے پہاڑوں دریاؤں، سمندروں، چاند سورج ستاروں تک کوئی چیز بھی بے کار پیدا نہیں فرمائی۔ (رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا)

گھاس کی ایک معمولی شاخ یا پھول کی ایک نرم و نازک پتی میں جو علم اور بھید چھپا ہوا ہے ہزاروں سال کی تحقیق کے بعد بھی ان سب کا احاطہ کر لینا کسی عالم یا سائنسدان کے بس کا روگ نہیں خود انسان کے اپنے جسم کے ہر حصہ یہاں تک کہ انسانی جسم کے ایک بال کے نیچے جو دسیوں کائنات چھپی ہوئی ہے اس کی کنہ تک پہنچنا بھی محال بلکہ ناممکن ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہر شی کو انسان کے فائدہ کے لئے پیدا فرمایا ہے (هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۔ البقرہ ع۳) اس لئے اسے چاہیئے کہ اپنے رب کریم کی ان نعمتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے دوسروں کو فائدہ پہنچانے اور ترقی کرنے کے لئے ان کے علم کے حصول میں لگا رہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پاک کا مصداق بنا رہے۔ (اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ) کہ بچپن سے لے کر زندگی کی آخری سانس تک، طالب علم بنے رہو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے محسنِ اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے یہ اعلان کروایا (قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۔ طٰہٰ : ۱۱۵) کہ تو یہ دعا کرتا رہ کہ اے میرے رب میرا علم بڑھا۔"

پس ہر انسان خصوصاً مردِ مسلمان کا فرض ہے کہ وہ زندگی کے ہر شعبہ کا علم حاصل کرے اور اپنے علم اور معلومات میں اضافہ کرتا چلا جائے۔ کسی مقام پر پہنچ کر اپنے آپ کو کسی بھی شعبۂ زندگی کا عالم نہ سمجھ لے بلکہ تا زندگی علم کا پیاسا بنا رہے اور طالب علم بن کر زیادہ اور زیادہ اور زیادہ معلومات سے اپنے ذہن و دماغ کو پُر کرنے کی سعی مسلسل کرتا چلا جائے۔ نادانی و لاعلمی اور جہالت انسانی زندگی کے لئے موت کا پیغام ہے۔ ناواقفی و کم علمی ایک اندھیرا ہے جس کے ظلماتی پردے پستی و ادبار کی طرف لے جاتے اور عظمت و ترقی کی راہوں کو آنکھوں سے اوجھل کر دیتے ہیں قرآن کریم نے عالم و جاہل کے فرق کو خوب واضح فرمایا ہے۔ مندرجہ ذیل آیاتِ بیّنات پر غور فرمایئے:۔

(۱) قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (الزمر)

"تو کہہ دے کیا علم والے لوگ اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں۔"

(۲) يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (المجادلہ ۱۲)

"اللہ ان کو جو کہ مومن ہیں اور علم حقیقی رکھنے والے ہیں درجات میں بڑھا دے گا۔"

(۳) وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ج وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ (العنکبوت: ۴۴)

"اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں لیکن عالموں کے سوا کوئی ان کو اپنے پلے نہیں باندھتا۔"

ان آیات بابرکات میں اللہ تعالیٰ نے جہالت کے نقصان و خسران، علم کے فوائد، جاہل کی پستی و ادبار اور عالم کی عظمت و علوِ شان کو بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ سامانوں اور قدرت کے وسیع خزانوں سے غور و فکر کرنے کے عادی لوگ ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ علم کے جویاں ہی کچھ پاتے ہیں بے علم و جاہل نہ صرف یہ کہ کچھ حاصل نہیں کر سکتے، بلکہ محرومی اور خسارہ سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ اور دُنیوی نقصان کے علاوہ روحانی خسران میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی معرفت سے بے نصیب رہتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَّلْعُوْنٌ مَّا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا"

(الترمذی)

"دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے ہاں مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر و محبت اور عالم اور علم حاصل کرنے والے اس سے مستثنیٰ ہیں۔"

یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا اس کی معرفت و محبت اور ذکر سے دنیا کی ہر چیز میں برکت ہے اور ہر چیز کا صحیح علم حاصل کر کے اُسے رضائے الٰہی کے مطابق اور علم کی روشنی میں صحیح طریقہ استعمال کرنے سے برکت و بھلائی ملتی ہے اور منشائے الٰہی کے خلاف ناقص علم اور غلط طریقہ سے استعمال کرنے سے لعنت پلے پڑتی ہے اسی لئے رحمت دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے تھے جو ہمیں بھی مانگنی چاہیئے کہ:۔

"اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ"

"اے اللہ مجھے نفع عطا کر اس علم سے جو تو نے مجھے عطا کیا ہے اور مجھے ایسا علم عطا کر جو مجھے نفع پہنچائے۔"

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَالْمُرَادُ بِالْحَسَدِ الْغِبْطَةُ وَهُوَ اَنْ يَّتَمَنّٰى مِثْلَهٗ۔

"حسد کرنے کا حق صرف دو شخصوں پر ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور پھر اسے راہِ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے دین کا علم عطا فرمایا ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔"

(بخاری و مسلم)

حدیث میں حسد سے مراد غبطہ ہے جس کے معنے ہیں اس جیسا ہونے کی خواہش کرنا (ریاض الصالحین مترجم اردو صفحہ ۱۹۸)

مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ:۔

"جو شخص کسی راستہ پر چلا کہ تا اس میں علم حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس شخص کے لئے جنّت کی طرف راستہ آسان فرما دے گا۔"

حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک مشہور فرمانِ مبارک ہے کہ:۔

"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ"

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

ان فرمودات نبویؐ سے واضح ہے کہ اُمّتِ مسلمہ کے ہر فرد پر تحصیلِ علم فرض ہے فرض کو بجا لانے میں غفلت قابلِ مواخذہ جرم ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے لئے علم کا اس قدر خیال تھا کہ جنگِ بدر میں ایسے نادار غیر مسلم قیدیوں کو جو فدیہ ادا کر کے رہائی حاصل نہیں کر سکتے تھے ارشاد فرمایا کہ تم دس دس مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دو تو تمہیں بغیر فدیہ کے رہا کر دیا جائے گا۔

(فتوح البلدان)

ہر مسلمان مرد و عورت کو ہر شعبۂ زندگی کا علم حاصل کرنا چاہیئے اور خصوصاً ان مروجہ علوم کی تحصیل کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے جو ضرورت زمانہ کے مطابق اور قومی و ملی مفاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے ضروری ہو (اور) دین کا علم خاص طور پر حاصل کرنا چاہیئے جو بنیادی طور پر قرآن کریم اور سنت و حدیث سے ملتا ہے تاکہ اسی کی روشنی میں ان جہالتوں سے محفوظ رہا جا سکے جو علم کے روپ میں پیش کی جاتی ہیں نیز قرآن و سنت اور حدیث اور اُسوۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر اتنا عبور حاصل کیا جائے کہ دنیا پر یہ ثابت کرنے کی اہلیت پیدا ہو جائے کہ ہر دوسرا علم ان آسمانی و روحانی اور روحانی علوم کا تابع اور غلام ہے اور اگر وہ درست اور مبنی بر حقائق ہے تو اس کا منبع و سرچشمہ قرآن کریم ہی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

کُلُّ العِلْمِ فِی القُرْآنِ لٰکِنْ ۔ تَقَاصَرَ عَنْهُ اَفْهَامُ الرِّجَالِ ۔

علم کے میدان میں ایک چیز بڑی اہم اور حد درجہ قابلِ توجہ ہے اور اس بارہ میں اوپر آیت قرآنی اور حدیث بھی مذکور ہو چکی ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض لوگ کسی شعبۂ زندگی مثلاً مولوی فاضل رشاد۔ وکالت، طب و میڈیکل وغیرہ کی جب ڈگری حاصل کر لیتے ہیں تو اس کے بعد اپنے آپ کو اس شعبۂ زندگی کا عالم کامل سمجھ بیٹھتے ہیں ۔ اور مزید مطالعہ کی ضرورت سے بے نیاز ہو جاتے ہیں حالانکہ ڈگری کا مل جانا صرف یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس نے علم کے سمندر میں ایک غوطہ لگا لیا ہے لیکن ایک ہی غوطہ سے گوہرِ مقصود نہیں مل جاتا اور سارے کے سارے موتی جو علم کے بحرِ بے کنار میں پائے جاتے ہیں حاصل نہیں ہو جاتے اصل کام تو شروع ہی ڈگری کے بعد ہوتا ہے سند یا ڈگری تو دراصل اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ علم کے وسیع سمندر سے موتی اکٹھے کرنے کے لئے صحیح طریق کار سے اس شخص کو آگاہ کر دیا گیا ہے اس کا اصل کام اب شروع ہوا ہے اور اب اس کا فرض ہے کہ بتائے ہوئے اصول اور طریق کار کے مطابق ساری زندگی علم کے سمندر سے جواہرات اکٹھے کرتا چلا جائے جن سے خود بھی مالامال ہو اور دوسروں کو بھی مالامال کرتا چلا جائے سند یا ڈگری کے حصول کے بعد مزید مطالعہ نہ کرنا اپنے آپ کو علمی موت مارنے کے مترادف ہے ۔ اوّل تو وہ باتیں جو سال دو سال یا سات سال کے کورس میں پڑھی ہیں بار بار مطالعہ کے بغیر یاد نہیں رہ سکتیں بلکہ بھول جاتی ہیں لیکن آگے نئی سے نئی تحقیقات کا سلسلہ جاری رہتا ہے اس لئے کسی عالم کو کبھی بھی اپنے آپ کو "عالم" نہیں سمجھ بیٹھنا چاہیئے بلکہ ساری زندگی "طالب علم" بن کر رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کی دعا کرتے ہوئے مسلسل مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ حقیقی اور کامل عالم اور علیم تو ایک ہی ذات ہے ۔ اللہ جلّ شانہٗ کی ذات اور بس۔

آیئے آخر میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے ملفوظات طیبات سے علم کی اہمیت اور افادیت اور ضرورت و برکت کا اندازہ کریں آپ فرماتے ہیں کہ:

(۱) "یاد رکھو لغزش ہمیشہ نادان کو آتی ہے ۔ شیطان کو جو لغزش آئی وہ علم کی وجہ سے نہیں بلکہ نادانی سے آئی ..... ساری سعادتیں علمِ صحیح کی تحصیل میں ہیں ۔ یہ جس قدر لوگ نصرانی ہوئے ہیں وہ جہالت کے سبب ہوئے ۔ اگر علم کامل ہوتا تو ان کو خدا نہ بناتے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جہنمی کہیں گے لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۔ یہ جو کہتے ہیں کہ العلم الحجاب الاکبر۔ یہ غلط ہے ۔ الجہل الحجاب الاکبر۔ علم نور ہے وہ حجاب نہیں ہو سکتا بلکہ جہالت حجابِ اکبر ہے ۔ خدا کا نام علیم ہے اور پھر قرآن میں آیا ہے ۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔ اسی لئے ملائکہ نے کہا لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۔ مختصر یہ کہ یاد رکھو کہ ساری زہریں نادانی میں ہیں ۔ جہالت بہت بُری ایک موت ہے ۔ تمام اطباء اور ڈاکٹر اور دوسرے لوگ جو غلطی کھاتے ہیں وہ قصورِ علم کی وجہ سے کھاتے ہیں ۔ انبیاء علم لے کر آتے ہیں ۔ جب دنیا میں ظلمت چھا جاتی ہے اور مخلوق شیطان ہو جاتی ہے اور خدا سے کوئی تعلق نہیں رہتا اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو تجدید کے لئے بھیجتا ہے ۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۷، ۲۹۸)

(۲) "جب کوئی قوم تباہ ہونے کو آتی ہے تو پہلے اس میں جہالت پیدا ہوتی ہے اور وہ دین جو انہیں سکھایا گیا تھا اُسے بھول جاتے ہیں جب جہالت پیدا ہو جاتی ہے تو اس کے بعد یہ مصیبت اور بلا آتی ہے کہ اس قوم میں تقویٰ نہیں رہتا اور اس میں فسق و فجور اور ہر قسم کی بدکرداری شروع ہو جاتی ہے اور آخر اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم کو ہلاک کر دیتا ہے کیونکہ تقویٰ اور خدا ترسی علم سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا یعنی اللہ تعالیٰ سے وہی لوگ ڈرتے ہیں جو عالم ہیں اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی علم خشیت اللہ کو پیدا کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ نے علم کو تقویٰ سے وابستہ کیا ہے کہ جو شخص پورے طور پر عالم ہو گا اس میں ضرور خشیت اللہ پیدا ہو گی علم سے مراد میری دانست میں علم القرآن ہے اس سے فلسفہ سائنس یا اور علوم مروّجہ مراد نہیں کیونکہ ان کے حصول کے لئے تقویٰ اور نیکی شرط نہیں جیسے ایک فاسق فاجر ان کو سیکھ سکتا ہے ویسے ہی ایک دیندار بھی ۔ لیکن علم القرآن بجز متقی اور دیندار کے کسی دوسرے کو دیا ہی نہیں جاتا پس اس جگہ علم سے مراد علم القرآن ہے جس سے تقویٰ اور خشیت پیدا ہوتی ہے مگر ... یہ سچ ہے کہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ جس قوم سے تمہیں مقابلہ پیش آوے اس مقابلہ میں تم بھی ویسے ہی ہتھیار استعمال کرو جیسے ہتھیار وہ مقابلہ والی قوم استعمال کرتی ہے اور چونکہ آج کل ..... لوگ ایسے امور پیش کر دیتے ہیں جن کا سائنس اور موجودہ علوم سے تعلق ہے اس لئے اس حد تک ان علوم میں واقفیت اور دخل کی ضرورت ہے .... ان علوم میں کچھ نہ کچھ دسترس ضروری ہے ۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۰۳)

دُعائے مغفرت

میرے تایا شیخ ابراہیم علی عرفانی صاحب فیصل آباد میں فوت ہو گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

آپ شیخ یعقوب علی عرفانی کے لڑکے تھے ۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں جگہ دے ۔ آمین ۔

(محمد ادریس عرفانی دادو سندھ)

(۲) ملک محمد موسےٰ صاحب بمقام کالیہ ضلع شیخوپورہ والے ۶؍۴؍۸۰ بروز اتوار فوت ہو گئے ہیں ۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں ۔ آمین

(غلام احمد دارالیمن شرقی ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

خاکسارہ آج کل انتہائی مشکلات سے دوچار ہے میری بریت کے لئے احباب کرام سے صحابہ حضرت مسیح موعودؑ سے و خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے ۔

(بشریٰ راولپنڈی)

(۲) خاکسار مختصر عرصہ برطانیہ میں قیام کرنے کے بعد امریکہ جا رہا ہے احباب کرام خیر و عافیت سے منزلِ مقصود پر پہنچنے اور مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں ۔

(سید کمال محمود ابن میجر سید محمود احمد شاہ ۔ پی ، آئی ، بی ، کالونی کراچی)

(۳) خاکسار آج کل اپنے مکان کے لئے کوشش کر رہا ہے اس راستے میں بعض مشکلات ہیں ۔ احباب جماعت مشکلات دور ہونے کی دعا فرمائیں ۔

(محمد ظہیر الدین احمد جی ٹی ایس بک سٹال لاہور)

(۴) میرے بڑے بھائی راجہ عبد الرحمان صاحب تقریباً دو ماہ سے سخت بیمار ہیں ۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ میرے بڑے بھائی کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں ۔

(راجہ سیف الرحمٰن ۴/۵ دارالبرکات ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ فضل عمرؓ فاؤنڈیشن ربوہ بابت سال ۱۴

از ماہ شہادت ۱۳۵۸ ھش تا ماہ امان ۱۳۵۹ ھش

فضل عمرؓ فاؤنڈیشن کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ ہے کہ حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات و تقاریر کو جو سلسلہ کے اخبارات میں متفرق طور پر شائع شدہ ہیں انہیں یکجا جمع کر کے کتابی صورت میں شائع کیا جائے۔

اس سلسلہ میں حضورؓ کے عید الفطر کے مواقع کے خطبات "خطبات محمودؓ جلد اول" کے نام سے اور عید الاضحیہ کی تقاریر کے خطبات "خطبات محمودؓ جلد دوم" کے نام سے گذشتہ سالوں میں شائع ہو چکے ہیں سال رواں کے دوران "خطبات محمودؓ" کی تیسری جلد شائع کی گئی ہے۔ جس میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد فرمودہ خطبات نکاح ۱۵۰ کی تعداد میں شائع ہوئے ہیں۔ آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ حضورؓ کے خطبات جمعہ شائع کرنے شروع کئے جائیں گے۔

(۲) فاؤنڈیشن کا ایک مقصد حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوانح حیات مرتب کر کے شائع کرنا ہے۔ یہ کتاب محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایک ایڈیٹوریل بورڈ کے مشورہ سے مرتب کر رہے ہیں اس کتاب کی پہلی جلد بنام "سوانح فضل عمرؓ جلد اول" شائع ہو چکی ہے دوسری جلد زیر اشاعت ہے۔

۳: حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس محبوب مقصد کو پورا کرنے کے لئے کہ جماعت کے اہل علم و قلم اصحاب علمی موضوعات پر اسلامی نقطہ نگاہ سے تصانیف شائع کریں ایسے اصحاب کو ترغیب دلانے کے لئے ادارہ ہذا کے زیر اہتمام ہر سال تصانیف کا انعامی مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے اس غرض سے علمی موضوعات کو پانچ بنیادی شقوں میں تقسیم کر کے ہر شق میں اول قرار دیئے جانے والے مقالوں کے لئے ایک ایک انعام یعنی کل پانچ انعامات مقرر کر کے مقالہ جات طلب کئے جاتے ہیں۔

انعامی مقابلہ میں حصہ لینے والے اصحاب کی سہولت اور راہنمائی کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو مقالہ نویسوں کے مجوزہ عنوانات اور مقالوں کے ڈھانچوں پر غور کر کے مقالہ کی تیاری کے لئے حسب ضرورت مفید مشورہ دیتی ہے تا کہ مقالہ بہتر طور پر مرتب ہو سکے۔

ہر مقالہ پر تین منصفین سے تبصرہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اور نتیجہ ایک دوسری کمیٹی میں پیش کیا جاتا ہے جو انعام کے مستحق مقالوں کی تعیین کر کے انعام کی سفارش بورڈ آف ڈائریکٹرز میں بھجواتی ہے اور بورڈ کی منظوری کے بعد انعام دیا جاتا ہے۔

یہ انعامی مقابلے ۱۹۶۷ء سے جاری ہیں۔ انعام کی رقم پہلے ایک ہزار روپیہ فی مقالہ مقرر تھی ۱۹۷۲ء سے اسے بڑھا کر ڈیڑھ ہزار روپیہ فی مقالہ کر دی گئی اور ۱۹۷۷ء سے مزید ایک ہزار روپیہ کا اضافہ کر کے اڑھائی ہزار روپیہ فی مقالہ کر دی گئی ہے۔ ۱۹۶۷ء سے ۱۹۷۸ء تک ۱۹ مقالے مستحق انعام قرار پا چکے ہیں جنہیں کل ½۲۶ ہزار روپیہ انعام دیا گیا۔

۱۹۷۹ء کے انعامی مقابلہ میں موصولہ مندرجہ ذیل مقالہ جات منصفین کے زیر تبصرہ ہیں۔

(۱) مکرم گیانی عباد اللہ صاحب کا مقالہ بعنوان "ویدک دھرم اور اسلام گورو نانک جیؒ کی نظر میں"

(۲) مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ کا مقالہ بعنوان "اسماء المہدی علیہ السلام"

ایک اور دوست مکرم عبد المجید صاحب آصف نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم فارسی کلام درثمین فارسی کا پنجابی نظم میں ترجمہ بنام "سچے موتی" پیش کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر کسی وجہ سے وہ مقالہ پیش نہیں کر سکے ۱۹۸۰ء کے انعامی مقابلہ کے لئے اعلامیہ شائع کیا جا چکا ہے اب تک دو اصحاب نے مقالہ پیش کرنے کا عزم ظاہر کیا ہے یعنی مولینا شیخ نصیر الدین احمد صاحب نے مقالہ بعنوان THE CONCEPT OF GOD IN ISLAM اور مکرم چوہدری خوشی محمد صاحب مربی سلسلہ نے کسی صحابیؓ کے متعلق مقالہ پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے نیز مکرم گیانی عباد اللہ صاحب نے مقالہ بعنوان "گورو نانک جی کا حج کعبہ" پیش کر دیا ہے۔

(۴) کچھ عرصہ سے انعامی مقابلہ میں آنے والے مقالوں کی تعداد میں بہت کمی آگئی ہے چونکہ اصل غرض احباب کے لئے علمی مواد مہیا کرنا ہے۔ اس لئے تصانیف کے سالانہ انعامی مقابلوں کے علاوہ ایک لٹریری کمیٹی اس غرض سے بنائی گئی ہے کہ وہ جماعت کی علمی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے منصوبہ مرتب کرے۔ اس کمیٹی میں سلسلہ کے مرکزی اداروں کے نمائندوں کے علاوہ بعض چیدہ دانشور اصحاب کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

اس کمیٹی نے ایک رپورٹ میں تجویز کیا تھا کہ بک کلب کا اجراء کیا جائے اور فاؤنڈیشن کے انعام یافتہ مقالہ جات میں سے منتخب مقالہ جات کا مضمون احباب جماعت کے استفادہ کے لئے سلسلہ کے جرائد میں قسطوار شائع کرایا جائے اور انہیں بک کلب کے ساتھ LINK کیا جائے۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز سے اس تجویز کی منظوری کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے مشورہ سے مندرجہ ذیل انعامی مقابلہ جات کو قسط دار اشاعت کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

(۱) محترم پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب کا مقالہ بعنوان "سمندر اور اس کے عجائبات" یا علم البحر۔

(۲) محترم شیخ عبد القادر صاحب کا مقالہ "اسماء الانبیاء فی القرآن"

(۳) مکرم مولینا محمد حفیظ صاحب بقاپوری کا مقالہ "معبود حقیقی"

(۴) مکرم عبد السلام صاحب میڈسن کا مقالہ "احمدیہ تھیالوجی" بزبان انگریزی

چنانچہ مقالہ علم البحر کی ۱۸ قسطیں الفضل میں چھپ چکی ہیں۔

مقالہ "اسماء الانبیاء فی القرآن" کی چند قسطیں الفضل میں اور مقالہ "معبود حقیقی" کی چند اقساط اخبار بدر قادیان میں چھپ چکی ہیں۔

مقالہ احمدیہ تھیالوجی کا مضمون مبلغ سویڈن کے ذریعہ لندن کے میگزین ہیرالڈ میں چھپوانے کے لئے بھجوایا جا چکا ہے۔ جس کا کچھ حصہ اس اخبار میں چھپ چکا ہے (حسب بیان مکرم سید کمال یوسف صاحب)

اس سلسلہ میں ایک پروگرام یہ ہے کہ لندن کے انڈیا آفس سے کاغذات کی جو پچاس سالہ فہرست شائع ہوتی ہے۔ اس سے استفادہ کیا جائے اور اس میں سے اسلام اور احمدیت کے متعلق کاغذات کی نقل حاصل کر کے اس پر مناسب کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اس بارہ میں انتظام زیر غور ہے۔

(۵) بورڈ آف ڈائریکٹرز کا یہ فیصلہ ہے کہ فضل عمرؓ فاؤنڈیشن کے مقاصد کے اخراجات کے لئے عطایا کی رقم کو خرچ نہیں کیا جائے گا بلکہ اسے نفع مند کام پر لگا کر اس سے حاصل ہونے والے منافع سے اخراجات چلائے جائیں گے۔ اس فیصلہ پر عملدرآمد ہو رہا ہے چنانچہ عطایا کی انوسٹ شدہ رقم پر ملنے والے منافع سے جہاں انتظامیہ کا خرچ اور تصانیف کے انعامی مقابلوں کے انعامات۔ خطبات و تقاریر اور سوانح کی اشاعت کے اخراجات چلائے جا رہے ہیں وہاں مندرجہ ذیل تین عمارتیں بھی منافع سے سترہ لاکھ روپیہ کے خرچ سے تعمیر کی گئی ہیں۔

(۱) دفتر فضل عمرؓ فاؤنڈیشن

(۲) خلافت لائبریری

(۳) بیرونی ممالک سے جلسہ سالانہ پر آنے والے وفود کے لئے جدید طرز کا گیسٹ ہاؤس

آئندہ منصوبہ یہ ہے کہ ربوہ بشمول احمد نگر میں اور لاہور میں اراضی کے قطعات خریدے جائیں۔ اس سلسلہ میں ضروری کارروائی ہو رہی ہے۔

(۶) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی محترم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحبؓ نے اپنی زندگی میں اپنی والدہ صاحبہ مرحومہؓ کے نام پر ایک ٹرسٹ فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام قائم کروایا ہے اس سے میٹرک کے دو طلباء (ایک لڑکے اور ایک لڑکی) کے لئے امدادی وظیفہ -/۱۵ روپیہ ماہوار فی کس دیا جا رہا ہے۔ جو ہر دو جماعتوں کے چار طلباء کے لئے -/۷۲۰ روپے سالانہ بنتا ہے۔

(۷) ادارہ ہذا کی مالی کیفیت حسب ذیل ہے

آمد۔ کل عطیات بصورت نقد و جائیداد	۷۷،۷۰،۴۲۴ روپے
انوسٹمنٹ پر کل منافع	۲۶،۴۳،۳۰۵ ،،
میزان =	۶۳،۹۳،۱۸۳ ،،
(خرچ) انوسٹمنٹ	۱۸۳،۶۸،۲۴ روپے
اخراجات مقاصد و دیگر انتظامی امور	۲۹،۴۳،۹۸۳ ،،
خوبہ جائیداد و نقد موجود	۱۲،۷۱،۹۱۸ ،،
میزان =	۶۳،۹۳،۱۸۴ ،،

نظام فضل عمرؓ فاؤنڈیشن

ادارہ فضل عمرؓ فاؤنڈیشن ایک بورڈ آف ڈائریکٹرز کی نگرانی میں چلایا جا رہا ہے جس میں ۹ ڈائریکٹرز ہیں جن میں سے ایک صدر اور ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے ہیں۔ بورڈ میں تین ڈائریکٹر سلسلہ کے مرکزی اداروں یعنی صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید انجمن احمدیہ اور وقف جدید انجمن احمدیہ کے نمائندہ ہوتے ہیں۔ باقی چھ ڈائریکٹر جماعت کے دیگر اصحاب سے مقرر کئے جاتے ہیں۔

مرکزی اداروں کے نمائندہ ڈائریکٹروں کے سوا باقی ہر ایک ڈائریکٹر کا تقرر تین سال کے لئے ہوتا ہے۔ اور اس تقرر کی مدت گذرنے پر اس کی جگہ بورڈ موزوں دوست کا تقرر کرتا ہے

سال رواں کے دوران ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو مندرجہ ذیل ڈائریکٹر صاحبان کے تقرر کی سہ سالہ میعاد ختم ہو گئی۔

(۱) مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خانصاحب
(۲) مکرم پروفیسر عبدالقادر صاحب ڈاہری

خالی ہونے والی آسامیوں میں سے ایک پر چوہدری حمید نصر اللہ خانصاحب کا از سر نو تقرر کیا گیا اور دوسری آسامی پر مکرم نعیم احمد خان صاحب کراچی کو ڈائریکٹر مقرر کیا گیا۔ ہر دو تقرر یکم جنوری ۱۹۸۰ء سے ۳۱ر دسمبر ۱۹۸۲ء تک کے لئے ہیں۔

بورڈ کے موجودہ ڈائریکٹر صاحبان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

(۱) مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب۔ صدر
(۲) محترم سید محمد احمد صاحب۔ نائب صدر
(۳) محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نمائندہ تحریک جدید انجمن احمدیہ۔
(۴) محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نمائندہ وقف جدید انجمن احمدیہ۔
(۵) محترم صوفی بشارت الرحمن صاحب نمائندہ صدر انجمن احمدیہ
(۶) محترم لیفٹیننٹ کرنل سید محمد خیر البشر صاحب اسلام آباد۔
(۷) محترم چوہدری محمد اسلم خانصاحب اسلام آباد
(۸) محترم چوہدری حمید نصر اللہ خانصاحب لاہور
(۹) محترم نعیم احمد خان صاحب کراچی۔

شکریہ احباب

ہم تمام جماعت، بزرگان و خواتین اور خصوصاً خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعتی لحاظ سے جماعت لاہور، مجلس خدام الاحمدیہ لاہور، مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ، جماعت اسلام آباد، جماعت کراچی، مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ لاہور، اور سینکڑوں بھائیوں کا دلی ممنون و مشکور ہیں جنہوں نے ہمارے بہنوئی ظاہر حسین خان قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے مورخہ ۸ر مارچ ۱۹۸۰ء پنڈی بھٹیاں کے قریب کار کے حادثہ میں اچانک وفات اور شہادت پر ہم سے تحریری اور ذاتی طور پر ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور اس اچانک المیہ پر اظہار افسوس کیا ہے اس اچانک حادثہ پر میرا چھوٹا بھائی رفیع الدین بھی شدید زخمی ہو گیا تھا۔ جنہیں ربوہ میں بروقت علاج اور خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذاتی دلچسپی اور شفقت اور بزرگان دین کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جان بچ گئی اور اب میرے بھائی میجر محی الدین M.E. کی نگرانی میں پنڈی میں زیر علاج ہیں۔ ان کا اپریشن بھی زیر نگرانی جنرل محمود الحسن جلد از جلد ہونے والا ہے۔ چونکہ فرداً فرداً تمام مجالس اور احباب کا شکریہ ادا کرنا مشکل ہے اس لئے ہم اس اعلان کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، خاندان مسیح موعود علیہ السلام اور تمام مجالس اور احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ عزیز ظاہر احمد کے خدا تعالیٰ درجات بلند کرے اور ان کی بیوی بچوں کا خدا حافظ و ناصر ہو اور ان کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور مرحوم ظاہر احمد کے ضعیف والدین ان کے بھائی، بہنوں اور ہماری بھائی بہنوں کو صبر جمیل عطا کرے آمین ثم آمین نیز درخواست کرتے ہیں عزیزم رفیع الدین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں تا اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ عطا کرے اور جو خدا کرے بغیر کسی نقص کے ہو۔ آمین ثم آمین۔

(محتاج دعا میجر زین العابدین۔ کراچی)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اعلانات

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی

عنوان۔ اسلام انسان کی جسمانی اور روحانی صحت کا ضامن ہے۔
حجم ۷ ہزار الفاظ۔ نقد انعام۔ اوّل، دوم اور سوم بالترتیب ۳۰۰/- ۲۰۰/- اور ۱۰۰/- روپے (آخری) تاریخ ۵ ستمبر ہے۔
(۲) اپریل میں رازِ حقیقت یا لیکچر سیالکوٹ کا مطالعہ کریں۔
(۳) ۱۵ر جون ممبراتِ لجنہ کا سالانہ مرکزی امتحان ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

خوشی کے موقعہ پر خانہ خدا کا حصہ

محترمہ امۃ الحفیظ شاکر بنت سردار عبدالحق شاکر واقف زندگی تحریک جدید ربوہ نے اپنے بیٹے عزیزم صداقت احمد کی تیسری سالگرہ پر مبلغ ۵۰/- روپے تعمیر مساجد ارسال کرتے ہوئے قارئین کرام الفضل سے دعا کی درخواست کی ہے اللہ تعالیٰ عزیزم صداقت کو صحت و عافیت والی لمبی عمر سے نوازے اور اس کو اسلام اور احمدیت کا حقیقی خادم بنا کر اپنے والدین اور خاندان کے لئے ہر لحاظ سے قرۃ العین بنا دے۔ آمین ہر خوشی کے موقعہ پر خانہ خدا کا حصہ ادا کرنا ہر مخلص خاندان پر فرض ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ایصالِ ثواب و درخواستِ دعا

مکرم محمد اسماعیل صاحب اختر، اختر سٹوڈیو انس مارکیٹ ربوہ نے اپنے حسب ذیل مرحومین کی طرف سے مبلغ ۲۵۰/- روپے برائے ایصال ثواب ارسال کرتے ہوئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست کی ہے اللہ تعالیٰ اختر صاحب موصوف کے مرحومین کے درجات بلند فرما کر جنت کی تمام نعمتوں سے نوازے۔ آمین۔

(۱) مکرم مولوی اے۔ بی محمد ابراہیم صاحب والد مرحوم ۵۰.۰۰ روپے
(۲) " الیس احمد اسماعیل صاحب نانا مرحوم ۵۰.۰۰ "
(۳) محترمہ بیگم صاحبہ اہلیہ احمد اسماعیل صاحب نانی مرحومہ ۵۰.۰۰ "
(۴) مکرم مولوی اللہ دتا صاحب ملتانی خسر مرحوم ۵۰.۰۰ "
(۵) محترمہ اللہ جوائی صاحبہ اہلیہ اللہ دتا صاحب ملتانی خوشدامن مرحومہ ۵۰.۰۰ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

انفرادی مطالعہ کتب

تمام ممبراتِ لجنہ اماء اللہ کے لئے مقررہ کتب برائے مطالعہ کا انفرادی مطالعہ بہت ضروری ہے۔ ممبرات اس کی طرف متوجہ ہوں اور عہدیداران خواتین رپورٹ دیں کہ اتنی ممبرات نے فلاں کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم محمد انور صاحب ہاشمی اوکاڑہ چھاؤنی سے تحریر فرماتے ہیں کہ۔ میری اہلیہ صاحبہ جوڑوں اور پٹھوں میں درد کی وجہ سے بہت بیمار رہیں۔ باوجود کئی علاج کروانے کے کوئی آرام نہیں آیا اب بجلی کے ذریعہ آخری علاج ہے۔ قارئین کرام سے استدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم ہاشمی صاحب موصوف کی اہلیہ صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ دے کر ان کی تمام پریشانیوں کو دور فرمائے نیز ان پر ایک مقدمہ بھی ہے اللہ تعالیٰ وہ انہیں اس مقدمہ سے باعزت بری فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

(۲) میرے نانا جان چوہدری علی محمد صاحب سرشمیر روڈ چک ۹۲ ضلع فیصل آباد میں بہت سخت بیمار ہیں احباب سے انکی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (نذیر احمد کارکن دفتر الفضل ربوہ)

مجلس انصار اللہ ربوہ کا یک روزہ مقامی اجتماع ۲۶ر اپریل کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں منعقد ہو گا (زعیم اعلیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۲۵

مکرم عبداللطیف صاحب انور ماڈل ٹاؤن شپ		لاہور	۲۵/- روپے
" خالد محمود صاحب	چھاؤنی جنوبی	"	۱۰۰/- "
" اخوند فیاض احمد صاحب	"	"	۱۰/- "
" اظہار احمد صاحب	دہلی گیٹ	"	۱۰۰/- "
" انعام اللہ صاحب	"	"	۲۲/- "
مکرمہ رضوانہ صاحبہ	"	"	۱۰۰/- "
" خورشید بیگم صاحبہ	"	"	۳۰/- "
مکرم احمد معراج صاحب	"	"	۲۰/- "
" فاروق احمد صاحب	"	"	۱۱/- "
" علی محمد صاحب	"	"	۱۰/- "
" مبارک احمد صاحب	"	"	۱۰/- "
" بشیر فضل صاحب	"	"	۱۰/- "
مکرمہ نصرت جبین صاحبہ	"	"	۱۰/- "
مکرم خواجہ محمد شریف صاحب	"	"	۱۵/- "
" انور سعید صاحب	"	"	۱۰۰/- "
" میاں شریف احمد صاحب	چھاؤنی شمالی	"	۱۰/- "
" چوہدری محمد اسلم ورک	وحدت کالونی	"	۱۰/- "
مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ میاں عبدالرحمن صاحب	باغبانپورہ	لاہور	۱۰۰/- "
مکرم منیر احمد صاحب	"	"	۱۰/- "
" بشیر احمد بٹ صاحب	ماڈل ٹاؤن	"	۱۵/- "
" چوہدری عبدالحمید صاحب	"	"	۲۰/- "
مکرمہ والدہ صاحبہ سید ارشاد احمد صاحب	"	"	۲۰/- "
مکرم سید تبسم حسین صاحب	"	"	۱۰/- "
مکرمہ بیگم صاحبہ "	"	"	۱۰/- "
مکرم چوہدری نعیم الدین صاحب	"	"	۵۰/- "
" چوہدری افتخار احمد صاحب	"	"	۵۰/- "
" چوہدری ناصر احمد صاحب	"	"	۵۰/- "
" میاں محمد داؤد صاحب کاہلوں	"	"	۱۰/- "
" فضل الرحمن صاحب	"	"	۱۰/- "
" ملک منور احمد صاحب جاوید	مغل پورہ	"	۱۲۰/- "
" محمد سلیمان خان	"	"	۲۰/- "
" حاجی نور محمد صاحب بلوچ	کوئٹہ		۲۰۰/- "
" منیر احمد صاحب ابن حاجی نور محمد صاحب بلوچ	"		۱۰۰/- "
" ملک جاوید احمد صاحب	"		۱۰/- "
" محمود احمد صاحب ابن اسد اللہ خان صاحب	"		۱۰/- "
" چوہدری محمد ابراہیم صاحب	"		۱۰۰/- "
" ملک عبدالرحیم صاحب وسیم	"		۱۰/- "
" سعید خان صاحب ناصر	"		۲۵/- "
" عبدالحی مصباح الدین احمد صاحب	"		۱۵/- "
مکرمہ اہلیہ منیر عمر صاحب	ماڈل ٹاؤن	لاہور	۱۰/- "
" بیگم سید عبدالباسط شاہ صاحب	کوئٹہ		۱۰/- "

(باقی)

دوا تدبیر ہے اور
دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ اور قابلِ اعتماد اصولی علاج کے لئے:
مطب ناصر دواخانہ ۰ گولبازار ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر مع تفصیل کے مطلع کریں۔ (سیکرٹری۔ مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۴۱۱:

میں امۃ الکریم فرحت زوجہ محمد عبدالسمیع صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰/۱/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) حق مہر/۳۰۰۰ روپے بذمہ خاوند
(۲) زیور طلائی ۵ تولے قیمتی/۷۵۰۰ روپے
(۳) مشین سلائی مالیتی/۴۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ الکریم فرحت زوجہ محمد عبدالسمیع صاحب ۱۸/۲ محلہ دارالنصر غربی حال بہاولپور۔ گواہ شد۔ چوہدری غلام احمد امیر جماعت ہائے احمدیہ بہاولپور ۲۳/۷ کینال کالونی بہاولپور۔ گواہ شد۔ محمد عبدالسمیع خاوند موصیہ اسسٹنٹ ہیڈ کوارٹر بہاولپور

مسل نمبر ۲۴۴۱۲:

میں محمد عبدالسمیع ولد محمد حسین صاحب قوم گل جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰/۱/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ/۵۳۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ حوالدار محمد عبدالسمیع سٹیشن ہیڈ کوارٹر بہاولپور۔ گواہ شد۔ چوہدری غلام احمد وصیت نمبر ۱۹۹۸۴ امیر جماعت ہائے احمدیہ بہاولپور ۲۳/۷ کینال کالونی بہاولپور۔ گواہ شد۔ عزیز احمد قائد ضلع کنٹونمنٹ بورڈ بہاولپور

درخواست دعا

میری بیگم صاحبہ کے پیٹ کا اپریشن پچھلے جمعرات کو گنگا رام ہسپتال میں ڈاکٹر بلقیس فاطمہ نے کیا۔ اپریشن کامیاب ہوگیا ہے لیکن کمزوری اور درد میں کوئی افاقہ نہیں نیز میرے چھوٹے بھائی میجر محمود احمد ملک عنقریب جرمنی علاج کے لئے جارہے ہیں احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان دونوں کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ان کو جلد مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین!

(ملک منصور احمد ابن ملک غلام فرید صاحب ایم اے۔ لاہور)

ربوہ کے انصار اپنے اجتماع (۲۶ اپریل) کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس مشاورت کی تفصیلی روداد (بقیہ صفحہ اوّل)

مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی نائب وکیل التبشیر تحریک جدید۔ مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم۔ مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک ۱۸۴ ضلع بہاولنگر۔ مکرم انور احمد صاحب چونیاں۔ مکرم رحیم بخش صاحب لاٹھیانوالا ضلع فیصل آباد۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب ضلع ملتان۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ وقف زندگی آپ کر ہی نہیں سکتا وہ تو بچوں نے کرنی ہے جن والدین کی خواہش اور تمنا ہے کہ ان کے بچوں کی زندگی وقف ہو وہ بچپن سے ہی اس کے مطابق ان کی تربیت کریں۔ تا ان کے اخلاق کے اندر حسن پیدا ہو۔

حضور نے فرمایا اگر یہ قاعدہ بن جائے جب کہ تجربہ [illegible] تو وہ قابل عمل نہیں ہوگا۔ اب جس عہدہ دار کا چھوٹا بھائی پی۔ ایچ۔ ڈی کر چکا ہے، یا اس کی عمر مثلاً تیس سال ہو گئی ہے۔ تو وہ جامعہ احمدیہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ امراء میں سے تو اکثر ایسے ہوں گے جن کے سب سے چھوٹے بچے بیس اکیس سال کے ہوں گے۔ اور جامعہ احمدیہ کے لئے میں نے یہ قاعدہ بنایا ہوا ہے کہ ۱۷ سال تک کی عمر کا لڑکا جامعہ احمدیہ میں داخل ہو۔ پھر میں نے حکم دیا ہوا ہے۔ کہ جس بچہ نے تھرڈ ڈویژن لی ہے وہ جامعہ احمدیہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرسٹ ڈویژن والے لڑکے بھی جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے آ رہے ہیں۔ اور اکثریت جو نکل رہی ہے وہ بڑے مخلص اور فدائی ہیں۔ بہر حال اگر کوئی ایسا قاعدہ بنایا جائے کہ ہر عہدہ دار کم سے کم ایک لڑکا خدمت سلسلہ کے لئے وقف کرے۔ اور وہ جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرے۔ تو وہ قابل عمل نہیں ہوگا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی تقریر فرمائی جس کا ملخص الفضل مجریہ یکم اپریل ۱۹۸۰ء میں شائع ہو چکا ہے۔

مطالعہ الفضل برائے لجنات

مطالعہ الفضل آپ کی علمی ترقی کا ضامن ہے۔ لجنات خود اس کی خریدار بن کر اس کا مطالعہ کریں اور دوسروں کو اس کی ترغیب دلائیں۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ

انشاء اللہ العزیز مورخہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ اپریل ۱۹۸۰ء کو آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ منعقد ہو رہا ہے۔ باسکٹ بال کے کھلاڑیوں سے درخواست ہے کہ وہ ٹورنامنٹ میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر کے ممنون فرمائیں۔ اور ٹیموں کے کپتان خاکسار سے رابطہ بھی فرمائیں۔ (محمد اسلم شاد سیکرٹری آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی نذیر احمد خان صاحب کارکن نظارت امور عامہ ربوہ مورخہ ۲/۴ بروز بدھ ۵½ بجے شام بعمر ۵۶ سال وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ والدہ مرحومہ کافی عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار تھیں۔ جن میں دل کا عارضہ بھی تھا۔ لیکن انہوں نے اپنی بیماری کا سارا عرصہ بڑے صبر و شکر سے گزارا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خاص طور پر خیال رکھتی تھیں۔ مہمان نوازی ان کا ایک بڑا وصف تھا آخر دم تک اپنے عزیزوں اور مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہیں۔

دوسرے دن ۳ بجے بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ اور نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خود حامی و ناصر ہو۔

خاکسار محمد قاسم خان اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ

تصحیح

خاکسار کے والد صاحب محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری کی وفات کی خبر میں خاکسار کا ایڈریس غلط شائع ہو گیا ہے۔ صحیح ایڈریس مندرجہ ذیل ہے۔

۱۰/۱۷۵ فیڈرل بی ایریا۔ کراچی نمبر ۳۸

خاکسار: عبدالرشید سماٹری۔ کراچی

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

مرگی کیور EPILEPSY CURE

کیپسول نمبر ۱	۲۰۰ پوٹنسی	1-50
کیپسول نمبر ۲	۱۰۰۰ "	۳-۰۰
کیپسول نمبر ۳	۱۰ ہزار "	۴-۵۰
کیپسول نمبر ۴	ایک لاکھ "	۶-۰۰
		۱۵-۰۰
ڈاک خرچ و پیکنگ		۵-۰۰

ایک سو گیارہ کیورز (CURES) کا مفصل لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی) رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس ربوہ

فون ۶۰۷/۶۰۶

جائیداد کی خرید و فروخت کا ایک قابل اعتماد مرکز

مومن اسٹیٹس ربوہ

فون نمبر:- 517

مومن کلاتھ ہاؤس کی شاندار کامیابی اللہ تعالیٰ کے فضل اور آپ کے بھرپور تعاون کی مرہون منت ہے۔ اور اب ہم مومن کلاتھ ہاؤس کے پہلو بہ پہلو مومن اسٹیٹس کی صورت میں برنگ دیگر خدمت کے لئے حاضر ہو رہے ہیں۔

مومن اسٹیٹس جائیداد کی خرید و فروخت کا نیا مرکز۔ جسے آپ بہترین کارکردگی اور دیانت میں مثالی پائیں گے۔ ربوہ اور مضافات ربوہ میں مکانات۔ کوٹھیوں، باموقعہ پلاٹس۔ زرعی اراضی کے علاوہ دیگر اشیائے ضرورت از قسم ٹیلیویژن ریفریجریٹر۔ ایئر کنڈیشنر اور موٹر سائیکل وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے فخر محسوس کر رہے ہیں۔ اور احباب سے حسب سابق تعاون کی امید کرتے ہیں۔

پروپرائٹر:- خواجہ عبدالمومن مومن اسٹیٹس

قریشی مارکیٹ بالمقابل مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ

فون ۲۲۳۸

سرگودھا میں ہر قسم کی جائیداد اور موٹر گاڑیوں کی خرید و فروخت کیلئے

"الحمرا اسٹیٹس"

۶۹۹ اے سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا

پروپرائٹرز: خادم حسین وڑائچ، طاہر احمد وڑائچ

چائنا ہیئر ٹانک

"دنیائے سائنس کی حیرت انگیز ایجاد" بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکتا ہے۔ ان کو لمبا اور مضبوط بناتا ہے۔

قیمت دس روپے

الین ہیڈ کوارٹر — ۱۲ اچھرہ روڈ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴